قصہ حضرت سلیمان علیہ السلام

حضرت سلیمان علیہ السلام کا تعارف

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل میں آنے والے انبیاء کرام علیہم السلام میں سے ایک حضرت سلیمان علیہ السلام ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ حضرت طالوت اور حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام بنی اسرائیل کے تیسرے بادشاہ تھے۔ جنہیں اللہ عزوجل نے عظیم الشان حکومت عطا فرمائی تھی۔ آپ علیہ السلام کا زمانہ ۹۸۵ قبل مسیح کا ہے۔

۱۔ حضرت سلیمان علیہ السلام پر اللہ عزوجل کے انعامات

اللہ عزوجل نے حضرت سلیمان علیہ السلام پر کئی انعامات واحسانات فرمائے اور آپ علیہ السلام کو بہت سی فضیلتیں عطا فرمائیں۔ اُنہیں نبی علیہ السلام بنایا، حضرت داؤد علیہ السلام کا جانشین بنایا اور زمین پر بہت بڑی بادشاہت عطا فرمائی۔ اللہ عزوجل نے انہیں انسانوں، جنّات، جانوروں اور ہواؤں پر حکومت عطا فرمائی اور جانداروں (پرندوں اور چیونٹیوں وغیرہ) کی بولیاں سکھائی تھیں۔ مزید یہ کہ اللہ عزوجل نے ان کے لئے تانبے کا چشمہ بہادیا تھا۔

۲۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اور جنّات

اللہ عزوجل نے جنّات کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے تابع کر دیا تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام ان جنات سے کئی قسم کے کام لیتے تھے۔ مثلاً ان کے حکم پر جنّات سمندر میں غوطہ لگاتے اور ہیرے، جواہرات اور قیمتی اشیاء نکال کر لاتے، عمارات تعمیر کرتے، نیز قلعے، تصویریں، حوض جیسے لگن اور بڑی بڑی دیگیں بناتے تھے اس کے علاوہ آپ علیہ السلام جو اُن کو حکم کرتے وہ اس کی تعمیل کرتے۔

۳۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اور ہوائیں

اللہ عزوجل نے ہواؤں کو بھی حضرت سلیمان علیہ السلام کے تابع کر دیا تھا۔ چنانچہ ایک مہینے کی مسافت کا طویل سفر حضرت سلیمان علیہ السلام ہواؤں کی ذریعے ایک صبح میں کرلیتے تھے۔ اسی طرح ایک مہینے کی مسافت کا سفر ایک شام میں طے کر لیتے تھے۔

۴۔ حضرت سلیمان علیہ السلام چیونٹیوں کی وادی میں

ایک موقع پر حضرت سلیمان علیہ السلام نے جنوں، انسانوں اور پرندوں کے لشکر جمع کئے اور ایک مہم پر روانہ ہوئے۔ راستے میں چیونٹیوں کی وادی سے ان کا گزر ہوا۔ ایک چیونٹی نے پکار کر کہا اے چیونٹیو! اپنے بِلوں میں داخل ہو جاؤ کہیں سلیمان علیہ السلام اور ان کا لشکر تمہیں اپنے پیروں تلے کچل نہ ڈالیں اور انہیں اس کی کوئی خبر بھی نہ ہو۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے چیونٹی کی بات سن لی اور مسکراتے ہوئے ہنس پڑے۔ آپ علیہ السلام نے غرور وتکبر کرنے کے بجائے اللہ عزوجل کی اِن عظیم نعمتوں اور احسانات کا شکر ادا کیا جو اُن پر اور اُن کے والدین پر فرمائی گئیں۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے اپنے لشکر کو اتنی دیر ٹھہرے رہنے کا حکم دیا کہ چیونٹیاں حفاظت سے اپنے بلوں میں داخل ہو جائیں۔

۵۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اور ہُدہُد پرندہ

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے لشکر میں پرندوں کا جائزہ لیا تو اُنہیں ہُدہُد نظر نہیں آیا۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا وہ کہیں غائب ہو گیا ہے؟ حضرت سلیمان علیہ السلام ہُدہُد کے اُس وقت موجود نہ ہونے پر ناراض ہوئے۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر ہُدہُد نے اپنی غیر موجودگی کی کوئی واضح وجہ نہ بتائی تو میں اُسے ضرور سخت سزا دوں گا اور اسے ذبح کر دوں گا۔

۶۔ ہُدہُد کا سورج کے پجاریوں کی خبر دینا

تھوڑی دیر بعد ہُدہُد آ گیا اور اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے کہا کہ میں آپ علیہ السلام کے پاس ایک ایسی خبر لایا ہوں جو آپ علیہ السلام کو معلوم نہیں۔ پھر ہُدہُد نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو قوم سبا کے بارے میں بتایا جن پر ایک عورت حکومت کرتی ہے۔ اسے دنیاوی مال و دولت میں سے ہر چیز دی گئی ہے۔ ہُدہُد نے انہیں بتایا کہ ملکہ سبا کے پاس ایک نہایت عظیم الشان تخت ہے۔ ہُدہُد نے مزید بتایا کہ قومِ سبا کے لوگ اللہ ﷻ کے بجائے سورج کی پوجا کرتے ہیں۔

۷۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط ملکہ سبا کے نام

ہُدہُد کی بات سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تم نے سچ بولا ہے یا جھوٹ۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے ملکہ سبا کے نام ایک خط لکھا "اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ میرے مقابلے میں سرکشی نہ کرو اور فرماں بردار بن کر میرے پاس آ جاؤ"۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ خط ہُدہُد کو دیا اور کہا کہ میرا یہ خط لے جاؤ اور اسے ملکہ سبا کے پاس ڈال دو۔ پھر دیکھو کہ وہ اس خط کا کیا جواب دیتے ہیں۔

۸۔ ملکہ سبا کا اپنے سپہ سالاروں اور درباریوں سے مشورہ

ملکہ سبا نے حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط اپنے درباریوں اور سپہ سالاروں کو پڑھ کر سنایا اور کہا میں کوئی فیصلہ تمہارے مشورے کے بغیر نہیں کرتی۔ مجھے بتاؤ کہ اس معاملے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم بڑی قوت و طاقت رکھنے والے ہیں اور جنگ کرنے میں بہت ماہر ہیں۔ لیکن فیصلہ کرنے کا اختیار آپ کے پاس ہے۔ ہم آپ کا ہر فیصلہ ماننے کے لئے تیار ہیں۔

۹۔ ملکہ سبا کی سمجھ داری اور تدبیر

ملکہ سبا نے سمجھ داری سے کام لیتے ہوئے حضرت سلیمان علیہ السلام سے جنگ نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے اپنے درباریوں سے کہا بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اسے تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔ وہاں کے عزت والوں کو ذلیل کر دیتے ہیں کہیں ہمارے ساتھ ایسا ہی نہ ہو۔ ملکہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو حملے سے روکنے کے لئے قیمتی تحائف ان کی طرف بھجوائے اور ان کے جواب کا انتظار کرنے لگی۔

۱۰۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا ملکہ سبا کو جواب

حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملکہ سبا کے قیمتی تحفوں کو واپس کر دیا۔ آپ علیہ السلام نے ملکہ سبا کے پاس پیغام بھجوایا کہ کیا تم لوگ مال و دولت سے مجھے متاثر کرنا چاہتے ہو؟ حالانکہ جو کچھ اللہ ﷻ نے مجھے عطا فرمایا ہے وہ اس سے بہت بہتر ہے جو تمہارے پاس ہے۔ آپ علیہ السلام نے ملکہ کے قاصدوں سے کہا کہ تم اپنے تحفے لے کر واپس چلے جاؤ۔ اب ہم تم پر ایسے لشکروں سے حملہ کریں گے کہ تم ان کا مقابلہ نہیں کر سکو گے۔

ہم تمہیں شکست دے کر تمہارے ملک سے تمہیں بے عزت کر کے نکال دیں گے۔ ملکہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کا یہ پیغام سن کر جنگ کے بجائے فرماں برداری اختیار کرتے ہوئے ان کے پاس حاضر ہونے کا فیصلہ کیا اور اس کی اطلاع حضرت سلیمان علیہ السلام کو پہنچا دی۔

۱۱۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا اپنے سپہ سالاروں اور درباریوں سے مشورہ

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے سپہ سالاروں اور درباریوں سے پوچھا کہ تم میں سے کون ملکہ سبا کے آنے سے پہلے اس کا تخت میرے پاس لا سکتا ہے؟ اس پر ایک قوی ہیکل جن نے کہا کہ "میں تخت آپ علیہ السلام کے پاس لے آؤں گا اس سے پہلے کہ آپ علیہ السلام اس دربار سے اُٹھیں۔ میں بہت طاقت ور بھی ہوں اور امانت دار بھی ہوں"۔ آپ علیہ السلام کے دربار میں موجود ایک شخص نے کہا جسے اللہ ﷻ نے کتاب کا علم دیا تھا کہ "میں ملکہ سبا کا تخت آپ علیہ السلام کے سامنے آپ علیہ السلام کی پلک جھپکنے سے پہلے لا دیتا ہوں"۔ چنانچہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس تخت کو اپنے سامنے پایا تو خوش ہوئے اور آپ علیہ السلام نے اللہ ﷻ کے احسانات و انعامات پر اس کا شکر ادا فرمایا۔

۱۲۔ ملکہ سبا کا امتحان

حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملکہ کے تخت پر کچھ تبدیلی کرنے کا حکم دیا تاکہ ملکہ کا امتحان لیں کہ آیا اُس تخت کو پہچان لیتی ہے یا نہیں۔ پھر جب ملکہ سبا حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آئی تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کیا تمہارا تخت ایسا ہی ہے؟ ملکہ نے کہا یہ تو گویا وہی ہے اور وہ حضرت سلیمان علیہ السلام پر اللہ ﷻ کے انعامات کی قائل ہو گئی۔

۱۳۔ ملکہ سبا کا ایمان لانا

حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملکہ کو سورج کی پوجا کرنے سے منع فرمایا اور اپنے محل میں داخل ہونے کو کہا۔ محل کا فرش شیشے کا بنا ہوا تھا جس کے نیچے پانی بہہ رہا تھا۔ ملکہ نے فرش پر پانی سمجھ کر اپنے کپڑے اٹھاتے ہوئے اپنی پنڈلیاں کھول لیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملکہ کو تسلی دی کہ یہ پانی نہیں بلکہ شیشے کا فرش ہے۔ ملکہ سبا حضرت سلیمان علیہ السلام پر اللہ ﷻ کی یہ نعمتیں دیکھ کر متاثر ہوئی اور اللہ ﷻ کی توحید اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی نبوت پر ایمان لے آئی۔

۱۴۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی مقدمات کا فیصلہ کرنے کی صلاحیت

اللہ ﷻ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو حق کے مطابق فیصلہ کرنے کی صلاحیت عطا فرمائی تھی۔ ایک موقع پر ایک پیچیدہ مقدمہ آپ علیہ السلام کی خدمت میں لایا گیا۔ ایک چرواہے کی چند بکریوں نے ایک کھیت کو رات میں چر لیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس مقدمہ کا یہ فیصلہ فرمایا کہ بکریوں کو کھیت والے کے حوالے کر دیا جائے کہ وہ ان سے فائدہ اُٹھالے۔ اور کھیت کو بکریوں والے کے حوالے کر دیا جائے تاکہ وہ کھیتی اُگائے یہاں تک کہ کھیتی اس حالت کو پہنچ جائے کہ جس حال میں وہ بکریوں کے چرنے سے پہلے تھی۔ پھر بکریاں چرواہے کے حوالے کر دی جائیں اور کھیت کو کھیت والے کے حوالے کر دیا جائے۔

۱۵۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا گھوڑے پالنے کا شوق

حضرت سلیمان علیہ السلام کو اعلیٰ نسل کے گھوڑے پالنے کا شوق تھا۔ وہ اِن گھوڑوں سے اس لئے محبت کرتے تھے کہ وہ اللہ ﷻ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام محبت کے اظہار کے لئے گھوڑوں کی پنڈیوں اور گردنوں پر اپنا ہاتھ پھیرا کرتے تھے۔

۱۶۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اور دو فرشتے ہاروت اور ماروت

حضرت سلیمان علیہ السلام کے دورِ حکومت میں شیاطین جادو کی باتیں پڑھتے پڑھاتے اور لوگوں کو سکھاتے تھے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام لوگوں کو جادو سیکھنے سے منع کرتے تھے۔ اللہ ﷻ نے اس دور میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت کو نازل فرمایا۔ یہ فرشتے لوگوں سے کہتے تھے کہ ہم ایک آزمائش ہیں اور جادو سیکھ کر کفر نہ کرو اور ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہو گا۔ لیکن نافرمان لوگ ایسا جادو سیکھتے تھے جس سے شوہر اور بیوی کے درمیان جُدائی ڈال دیں۔

۱۷۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا انتقال

حضرت سلیمان علیہ السلام نے جنّات کو ایک بڑی عبادت گاہ ہیکلِ سلیمانی تعمیر کرنے کا حکم فرمایا۔ کئی طاقتور جن پہاڑوں سے پتھر تراش کرلاتے اور دوسرے معمار جنّات ان سے تعمیر کرتے اس طرح ایک عظیم عبادت گاہ کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا۔ اسی دوران حضرت سلیمان علیہ السلام کے انتقال کا وقت آگیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام چاہتے تھے کہ ان کے انتقال کے بعد بھی یہ کام جاری رہے اور عبادت گاہ کی تعمیر مکمل ہو جائے۔ چنانچہ انہوں نے ایک تدبیر فرمائی وہ اپنے عصا کا سہارا لے کر کھڑے ہو گئے اور فرشتوں نے اسی حالت میں ان کی روح قبض کرلی۔ جنّات اِنہیں کھڑا دیکھ کر یہ سمجھتے رہے کہ وہ اللہ ﷻ کی عبادت کر رہے ہیں اور ہیکل کی تعمیر میں مشقت اٹھاتے رہے۔ اس طرح ہیکلِ سلیمانی کی تعمیر مکمل ہو گئی۔ جنّات کو حضرت سلیمان علیہ السلام کی موت کا علم اُس وقت ہوا جب حضرت سلیمان علیہ السلام کا عصا دیمک نے کھالیا۔ عصا ٹوٹنے پر حضرت سلیمان علیہ السلام کا جسم زمین پر گرا تو جنّات کو اندازہ ہوا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام تو انتقال فرماچکے ہیں۔ جنّات نے یہ بات جان لی کہ اگر اُنہیں غیب کا علم ہوتا تو وہ ہیکلِ سلیمانی کی تعمیر کے بامشقت کام میں مبتلا نہ رہتے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی موت کے ساتھ ہی ہیکلِ سلیمانی کی تعمیر کا کام چھوڑ کر چلے جاتے۔